احادیث کی چھان بین کے طریقے (الف)

امام ترمذی حدیث کے مشہور امام ہیں اور ان کے حالات تفصیل سے ہمیں معلوم ہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ وہ انتہائی دیانتدار، محتاط اور قابل اعتماد شخص ہیں۔ اس معاملے میں ان کے بارے میں پوری امت کا اتفاق ہے۔ ان کی کتاب جامع الترمذی ان کی زندگی ہی میں مشہور ہو گئی تھی۔ بہت سے طلبا نے ان سے یہ کتاب پڑھی تھی۔ اس کی سینکڑوں کاپیاں ان کی زندگی ہی میں تیار ہو کر عالم اسلام میں پھیل چکی تھیں۔ اس وقت سے لے کر آج تک اس کتاب کی لاکھوں کاپیاں تیار کی جا چکی ہیں اور ہر دور میں، ہر دینی مدرسے میں حدیث کے طالب علم اس کتاب کو پڑھتے آ رہے ہیں۔ اس کی بہت سی شروحات (Commentaries) لکھی جا چکی ہیں چنانچہ اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ کسی نے ان کی کتاب میں اپنی طرف سے کوئی حدیث گڑھ کر لکھ دی ہو۔ ایسا ضرور ممکن ہے کہ جامع ترمذی کے مختلف نسخوں میں کتابت وغیرہ کی غلطیوں کے باعث تھوڑا بہت فرق پایا جاتا ہو لیکن مجموعی طور پر اس کتاب کے اپنے مصنف کی طرف منسوب ہونے کے بارے میں کوئی اختلاف موجود نہیں ہے۔ جامع ترمذی کے ہر دور کے نسخے دنیا بھر کی لائبریریوں اور میوزیمز میں دستیاب ہیں۔ قدیم دور کی قلمی کتابیں، جنہیں مخطوطہ کہا جاتا ہے۔ کو ڈیجیٹل تصاویر کی صورت میں دنیا بھر کے محققین کے لئے دستیاب کر دیا گیا ہے۔ جامع ترمذی کے مختلف ادوار کے نسخوں کا اگر ایک دوسرے سے تقابل کیا جائے تو ان میں کوئی بہت بڑا فرق موجود نہیں ہے۔ کسی کی کتاب میں اپنی طرف سے کچھ داخل کر دینے کا عمل صرف انہیں کتابوں میں ممکن ہے جو صرف چند افراد تک موجود تھیں۔ مثلاً اہل تصوف کی چند کتابیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے لے کر امام ترمذی تک تو کوئی شک کی گنجائش نہیں۔

اسی طرح سیدنا حضرت ابو ھریرہؓ مشہور صحابی ہیں۔ آپ کی دیانتداری اور حدیث کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت پر کوئی شک نہیں کر سکتا۔ ضرورت اصل میں امام ترمذی اور حضرت ابو ھریرہ کے درمیان میں موجود چار اشخاص کو تفصیل سے چیک کرنے کی ہے کیونکہ اگر کوئی گڑبڑ ہو سکتی ہے تو وہ ان ہی میں ہو سکتی ہے۔ اس چیکنگ کو محدثین "جرح و تعدیل" کا نام دیتے ہیں۔ اس عمل میں ان میں سے ہر شخص کے بارے میں یہ سوال کئے جاتے ہیں کہ کیا ان کی شہرت ایک دیانتدار اور محتاط شخص کی ہے؟ کیا وہ اپنی نارمل زندگی میں ایک معقول انسان تھے؟ کہیں وہ لاابالی اور لاپرواہ سے آدمی تو نہیں تھے؟ کہیں وہ کسی ایسے سیاسی یا مذہبی گروہ سے تعلق تو نہیں رکھتے تھے جو اپنے عقائد و نظریات کو فروغ دینے کے لئے حدیثیں گڑھتا ہو؟ کہیں وہ کسی شخصیت کی عقیدت کے جوش میں اندھے تو نہیں ہو گئے تھے۔ عمر کے کسی حصے میں کہیں ان کی یادداشت تو کمزور نہیں ہو گئی تھی یا ان کی حدیث لکھنے والی ڈائری گم تو نہیں ہو گئی تھی؟ یہ صاحب حدیثوں کو لکھ لیتے تھے یا ویسے ہی یاد کر لیتے تھے؟ ان کے قریب جو لوگ تھے، ان کی ان کے بارے میں کیا رائے ہے؟ وہ کس شہر میں رہتے تھے؟ انہوں نے کس کس امام حدیث سے کس زمانے میں تعلیم حاصل کی تھی؟ وہ کب پیدا ہوئے اور کب ان کا انتقال ہو گیا؟ ان کی کس کس محدث اور راوی سے ملاقاتیں ثابت ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہزاروں راویوں کے بارے میں یہ معلومات کہاں سے آئیں گی، دلچسپ بات یہ ہے کہ فن رجال کے ماہرین نے اپنی پوری زندگیاں وقف کر کے ان تمام معلومات کا اہتمام کر دیا ہے۔ انہوں نے ان راویوں کے شہروں کا سفر کیا اور ان راویوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں۔ چونکہ یہ لوگ حدیث بیان کرنے کی وجہ سے اپنے اپنے شہروں میں مشہور افراد تھے، اس لئے ان کے بارے میں معلومات بھی نسبتاً آسانی سے مل گئیں۔ یہ تمام معلومات فن رجال کی کتابوں میں محفوظ کر دی گئیں ہیں۔ یہ کتب بھی عام کتابوں کی طرح شائع ہوتی ہیں اور کوئی بھی شخص اسے آسانی سے حاصل کر سکتا ہے۔